بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۶ تبوک ۱۳۴۵ ہش ۱۹ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۶ ستمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۰۷

اخبار احمدیہ

٭ غانا سے بذریعہ تار آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و مشنری انچارج غانا مشن شدید طور پر علیل ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

اعلانِ تعطیل مورخہ ۶ ستمبر کو ملک بھر میں یوم دفاع منایا جا رہا ہے۔ اس روز دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی اور مورخہ ۹/۷/۶۶ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

قوم سے صدرِ مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا خطاب

"خدا تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے پاکستان کی سالمیت کو محفوظ رکھا"

"ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس احسان اور اپنی فوج کے اس کارنامہ کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے"

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ریڈیو پاکستان پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دشمن نے ہماری مقدس سرزمین پر بھرپور جارحانہ حملہ کیا۔ ہم نے اس کے چیلنج کا مقابلہ کیا اور دنیا پر ثابت کر دیا کہ پاکستان کے لوگ اپنا دفاع خود کر سکتے ہیں۔ پشاور سے لے کر چٹاگانگ تک پوری قوم فردِ واحد کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی اور چند گھنٹوں کے اندر اندر دشمن کو پسپا کر دیا۔ ہماری بہادر اور جانباز فوج نے اپنے سے بہت بڑی فوج کو گھیرے میں لے کر اسے زیر کر دکھایا۔ دشمن نے لاہور میں اپنے پاؤں اکھڑتے دیکھے تو اس نے اور زیادہ قوت کے ساتھ سیالکوٹ کے علاقہ میں حملہ بول دیا۔ اس مقام پر ایک دن کے مختصر سے عرصہ میں جنگوں کی تاریخ میں ٹینکوں کی سب سے بڑی اور زبردست لڑائی ہوئی جس میں بیک وقت چھ سو ٹینک استعمال ہوئے۔ اس سے پہلے ٹینکوں کی اتنی بڑی لڑائی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ ہماری فوج نے ہمت، شجاعت اور اعلیٰ مہارت سے کام لے کر نہ صرف دشمن کے اس ہلّہ کو بھی پسپا کر دیا بلکہ دشمن کی بکتر بند اور پیدل فوج پر کاری ضرب بھی لگائی اور اس طرح حملہ آور فوج کی جنگی طاقت کے ایک بڑے حصہ کو تباہ کر کے رکھ دیا اور اسے خود اپنے دفاع پر مجبور کر کے چھوڑا۔ ہماری ہوائی فوج نے بھی اعلیٰ کارکردگی اور بے مثال شجاعت کا ثبوت دیا اور جنگ کے دوران وہ فضا پر پوری طرح چھائی رہی۔ خدا تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے پاکستان کی سالمیت کو محفوظ رکھا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس احسان اور اپنی فوج کے اس کارنامہ کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی سپاہی نے حق پر ہونے کی بدولت ایمان کی قوت بے پناہ شجاعت اور اعلیٰ مہارت کے بل پر اپنے خون سے اسلامی تاریخ میں ایک سنہری باب رقم کر دکھایا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

ہمیں اپنا اتحاد اور استقلال اسی طرح قائم رکھنا ہے ہر پاکستانی کو یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہماری جدوجہد ابھی ختم نہیں ہوئی۔ ہم میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ وہ متحد مستعد اور چوکس رہے اور اس بات کا خاص خیال رکھے کہ ہم نے قومی اتحاد اور تنظیم کی جو مثال قائم کی ہے اس پر کوئی حرف نہ آنے پائے۔ اگرچہ ہماری منزل ابھی دور ہے لیکن اب ہم پہلے کی نسبت اس کے زیادہ قریب آ گئے ہیں۔"

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۶۶ء

برکات الدعا

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ برکات الدعا میں سر سید احمد مرحوم کے ایک رسالہ کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"استجابت کا مسئلہ درحقیقت دعا کی مسئلہ کی ایک فرع ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں اور دھوکے لگتے ہیں۔ یہی سبب سید کی غلط فہمی کا ہے۔ اور دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے۔ جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بددعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجاربوں سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے۔ اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔"
(برکات الدعا تیسرا ایڈیشن صفحہ ۹ تا ۱۰)

اس عظیم عبارت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے جو قبولیت دعا کی بنیاد ہے اور آپ نے انبیاء علیہم السلام کے معجزات کو بھی قبولیت دعا ہی کا نمونہ ثابت فرمایا ہے۔ قبولیت دعا کے لئے یہ امر بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم آپ نے یہیں تک بس نہیں کی بلکہ اس زمانہ کے دہریوں کے لئے جو تجربہ اور مشاہدہ کے بغیر کسی سچائی کو نہیں مانتے۔ آپ نے اپنی ذات سے اتنا مواد دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ اس کی نظیر تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔ بے شک قبولیت دعا کا عظیم الشان معجزہ سب انبیاء علیہم السلام سے بھی زیادہ واضح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا ہے۔ مگر اس زمانہ میں آپ کی طفیل یہ معجزہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی وافر مقدار میں موفق ہوا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بالآخر میں کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر سید صاحب اپنے اس غلط خیال سے توبہ نہ کریں اور یہ کہیں کہ دعاؤں کے اثر کا ثبوت کیا ہے۔ تو میں ایسی غلطیوں کے نکالنے کے لئے مامور ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی بعض دعاؤں کی قبولیت سے پیش از وقت سید صاحب کو اطلاع دوں گا۔ اور نہ صرف اطلاع بلکہ چھپوا دوں گا مگر سید صاحب ساتھ ہی یہ بھی اقرار کریں کہ وہ بعد ثابت ہو جانے میرے دعوے کے اپنے اس غلط خیال سے رجوع کریں گے" (برکات الدعا ص ۸)

بھارتی لیڈروں کی بوالعجبی

اعلان تاشقند میں دونوں ملکوں کے صلح پسند طبقہ کو کسی قدر امید بندھی تھی کہ شاید یہ ہمسایہ ملک پاکستان اور بھارت صلح و محبت سے اپنے تنازعات طے کر لیں گے۔ مگر افسوس ہے کہ جوں جوں وقت گزر رہا ہے۔ توں توں دونوں ملکوں کے درمیان بعد بڑھتا چلا جاتا ہے اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ مگر سب سے نمایاں وجہ یہی نظر آتی ہے۔ کہ بھارت اس تنازعہ کو جو گزشتہ پاک و ہند جنگ کا باعث بنا ابھی تک غیر متنازعہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ ہے مسئلہ کشمیر۔ مسئلہ کشمیر سترہ اٹھارہ سال سے دونوں ملکوں کے درمیان ناخوشگوار تعلقات کی وجہ بنا رہا ہے۔ چنانچہ یہ بات تمام دنیا کے ممالک کے سربرآوردہ سیاستدان ایک بار نہیں کئی بار بیان کر چکے ہیں۔ خود بھارت کا ایک بڑا طبقہ بلکہ کہنا چاہیئے تمام عوام ایسا ہی سمجھتے ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ اگر یہی ایک تنازعہ خوش اسلوبی سے طے ہو جائے تو باقی چھوٹے چھوٹے جھگڑے طے ہونے میں ذرا بھی دیر نہیں لگ سکتی۔ افسوس ہے کہ بھارت اور جھگڑے تو طے کرنا چاہتا ہے۔ مگر اس ایک تنازعہ کو لٹکا رہنے دینا چاہتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دوسرے چھوٹے چھوٹے تنازعات بھی لٹکے چلے جاتے ہیں۔ مشکل یہ ہوئی ہے کہ بھارت کے ذمہ دار لیڈروں نے پھر بڑے زور سے کشمیر کو اٹوٹ انگ کہنا شروع کر دیا ہے۔ جو تاریخ اور واقعات کے متضاد ہے۔ جب کبھی برصغیر میں صحت مند حالات پیدا ہوئے تو آئندہ کا مورخ یقیناً حیران ہوگا کہ بھارت میں ایسے لیڈر بھی ہوتے رہے ہیں جو کشمیر میں استصواب کا متواتر وعدہ کر کے بعد میں مکر جانے کے بہانے تلاش کرتے رہے ہیں۔ وہ حیران ہوگا کہ اس دیس میں کیسے لوگ بستے رہے ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

پاکستان کے خطۂ تاریخ ساز (چونڈہ محاذ) پر

بھارت کی حملہ آور ٹڈی دَل فوج کا مُنہ پھیر دینے والے شیرِ دل مجاہد

جنہوں نے حدِ نگاہ تک پھیلی ہوئی دشمن کی صفوں کو حشرات الارض کی طرح پامال کر دکھایا

(مسعود احمد دہلوی)

بھڈیانہ سے لے کر چونڈہ سے بھی میلوں میل آگے تک کا سارا علاقہ پانی پت کے میدان کی طرح ارضِ پاکستان کا وہ خطۂ تاریخ ساز ہے جس کا ذرّہ ذرّہ پاکستان کی شیر دل افواج کی بہادری شجاعت جانبازی و جوانمردی اور جذبۂ خیبر شکنی کا آئینہ دار ہے اور اِس قرآنی صداقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر رہا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُدَافِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوْرٍ (الحج آیت ۳۹) یعنی اللہ تعالےٰ کافروں کے بالمقابل مومنوں کا دفاع خود کرتا ہے کیونکہ وہ خیانت کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اِس میں کیا شک ہے کہ گزشتہ سال ستمبر میں اِس محاذ پر دشمن پَرے باندھ کر ٹڈی دَل کی طرح حملہ آور ہوا تھا اور پورس کے سیاہ ہاتھیوں یعنی لاتعداد مہیب ٹینکوں کی مدد سے اس نے پاکستان کی مُٹھی بھر فوج کو پیروں تلے روند ڈالنے کا منصوبہ بنایا تھا لیکن جب پورس کے یہ ہاتھی مثلِ کوہِ آہن ڈٹے ہوئے قلیل التعداد مجاہدوں کی صفوں سے ٹکرائے اور چکرا کر بدحواسی کے عالم میں واپس بھاگے تو نہ صرف خود ہی مارے گئے بلکہ دم توڑنے سے پہلے انہوں نے اپنی ہی فوج کو روند ڈالا اِس طرح بھارت کے ٹڈی دَل کی طرح حملہ آور فوجی حشرات الارض کی طرح پامال و خستہ حال ہوئے بغیر نہ رہے اور میدانِ کارزار ان کی لاشوں اور چھوڑے ہوئے اسلحہ سے اَٹ گیا۔

بریگیڈیر عبد العلی ہلالِ جُرأت اور ان کے شیر دل مجاہد جنہیں اِس محاذ پر اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص تائید و نصرت سے نواز کر دفاعِ وطن کا محیّر العقول کارنامہ سر انجام دینے کی غیر معمولی توفیق عطا فرمائی لائقِ صد مبارکباد ہیں۔ انہوں نے بہادری و شجاعت کے عدیم النظیر مظاہرہ سے قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کر دکھائی اور حرب و ضرب کے جدید فنون سے فائدہ اٹھانے میں جاں نثاری و فداکاری کی نئی روایات قائم کرنے کا خصوصی اعزاز حاصل کیا۔

خطّۂ تاریخ ساز کی زیارت

یہ وہ خطّۂ تاریخ ساز ہے جسے دیکھنے کا شرف زیارت کا درجہ رکھتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ پاکستان کے شیرِ دل مجاہدوں نے یہاں بہادری و شجاعت کے جوہر دکھا کر فیل ہیکل بھارتی ٹینکوں کا مان توڑا۔ اور ان کے توپ خانہ کو تباہ و برباد کر کے ان کے ایسے دانت کھٹے کئے اور کُشتوں کے پُشتے لگا کر ان پر وہ ہلاکت مسلط کی کہ بچے کھچوں کو پھر پُشت دکھاتے اور سر پہ پاؤں رکھ کے بھاگتے ہی بن پڑی۔ ایسے خطۂ تاریخ ساز کو دیکھنے جانا بھلا زیارت کرنے کے کیوں مترادف نہ ہو۔ ۶ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو ضلع جھنگ کے صحافیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ (جو محترم مولٰینا ابو العطاء صاحب ایڈیٹر الفرقان، محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی اسسٹنٹ ایڈیٹر دی ریویو آف ریلیجنز، مکرم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر "تحریکِ جدید" مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ایڈیٹر مجلّہ الجامعہ اور خاکسار پر مشتمل تھی) اِس تاریخی میدانِ کارزار کی زیارت کا مجھے بھی شرف حاصل ہوا تھا۔ جب ہماری جیپ سیالکوٹ پسرور روڈ پر بارہویں میل کے قریب بھڈیانہ گاؤں کے بالمقابل چونڈہ کی جانب مُڑی تو سڑک کے دونوں طرف میلوں میل پھیلا ہوا وہ کھُلا میدان تھا جس پر ستمبر ۶۵ء کے وسط میں دُنیا کی سب سے بڑی اور انتہائی مہیب ٹینکوں کی جنگ لڑی گئی تھی اور جس میں بھارت کے "بلیک ایلیفنٹ" نامی بکتر بند ڈویژن کا غرور خاک میں ملا دیا گیا تھا۔ اس وسیع و عریض میدان کی فضا نہایت پُر سکون تھی اور اس میں دُور دُور تک ہالی ہل چلا کر اسے از سرِ نو سرسبز و شاداب بنانے میں مصروف تھے البتہ اس میں واقع دیہی بستیوں پر گولہ باری کے نشانات اور سڑک کے ساتھ ساتھ دونوں طرف ٹینکوں کے گزرنے کے گہرے نقوش زبانِ حال سے

پاکستان کے شیرِ دل مجاہدوں کے بہادری و شجاعت کے بے مثال کارناموں اور بھارتی فوج کی عبرتناک شکست اور پسپائی کی داستان سُنا رہے تھے۔ اِس سارے علاقہ کا بصد اشتیاق جائزہ لیتے اور خدائی تائید و نصرت کے تصوّر سے جس کا یہ علاقہ مورد بنا اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہوئے ہم چونڈہ کے قصبہ میں داخل ہوئے۔

باہمّت شہریوں کا مسکن

چونڈہ پر (جسے پہلے ہی خالی کروا لیا گیا تھا) بھارتی فوجوں نے اپنے انتہائی شدید حملہ کے دَوران وحشیانہ گولہ باری کر کے اس کے بیشمار مکانوں کو مسمار اور متعدد مسجدوں کو شہید کر دیا تھا اور پھر بھی اس پر قبضہ کرنے میں ناکام رہی تھیں۔ ہمارا خیال تھا کہ انتہائی شدید گولہ باری کے بعد سے چونڈہ بالکل غیر آباد حالت میں ہو گا اور وہاں کوئی ایک شہری بھی موجود نہ ہو گا لیکن ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی جب ہم نے دیکھا کہ باہمّت شہریوں کی ایک خاصی تعداد اب بھی اپنے مکانوں میں ڈٹی ہوئی تھی چونڈہ کی گلیوں میں گھومتے ہوئے مسمار شُدہ مکانوں کے بعد جب کوئی گولہ باری سے بچ رہنے والا مکان آ جاتا تو اس کے مکینوں کی آوازیں اور کھیل میں مصروف بچّوں کے قہقہے دُور سے ہی بتا دیتے کہ مکان آباد ہے۔ ان باہمّت شہریوں کے عزم و حوصلہ کی بلندی ہر نو وارد کو متاثر کئے بغیر نہ رہتی تھی۔ ایک بوڑھا باشندہ جس کا سارا مکان گر چکا تھا اور صرف ایک چھوٹی سی کچّی کوٹھڑی ہی بچ رہی تھی وہ ڈھیروں ڈھیر ملبہ سے گھری ہوئی اُس کوٹھڑی میں بڑے اطمینان سے کپڑا بُننے میں مصروف تھا۔ اس کا چہرہ عزم، حوصلہ اور ہمت کا آئینہ دار تھا۔ بھارتی گولہ باری سے گِرے ہوئے مکانوں کا منظر بہت دلدوز تھا لیکن باہمّت شہریوں کے چہروں پر عزم و حوصلہ کی چمک اس سے کہیں زیادہ رُوح پرور اور وجد آفریں تھی۔

عزم و ثبات کے پیکر

چونڈہ کے باہمّت شہریوں کے عزم و حوصلہ کی خوشگوار یاد لئے ہم عزم و ثبات کے پیکر شیرِ دل مجاہدوں کے مورچوں کی طرف بڑھے جنہوں نے دشمن کے انتہائی شدید حملوں کو ناکام بنا کر اس کا سب غرور خاک میں ملا کر رکھ دیا تھا اور اب اُس پار دشمن پر نگاہ لگائے آہنی دیوار بنے اس کے بالمقابل ڈٹے ہوئے تھے اور اسے خبردار کر رہے تھے کہ اگر اس نے اپنی عبرتناک شکست کے بعد فائر بندی کی آڑ میں ذرا بھی کس بل دکھانے کی کوشش کی تو سر اٹھاتے ہی اسے کُچل دیا جائے گا۔ افسروں سے لے کر جوانوں تک ہم جس سے بھی ملے اسے فولادی عزم اور پہاڑوں سے بھی بڑھ کر ثبات اور طوفانی سمندروں سے بھی کہیں زیادہ جذبہ و جوش سے لبریز پایا۔ انتہائی طور پر متأثر کرنیوالے اِس عزم و ثبات اور جذبہ و جوش سے بھی بڑھ کر وہ شیرِ دل مجاہد ایک ایسے انتہائی کارگر ہتھیار سے مسلّح تھے جس نے انہیں کمال درجہ بے خوف اور نڈر بنا رکھا تھا اور وہ ہتھیار تھا یقین، یقین اِس بات پر کہ وہ خدا جس کی غیر معمولی تائید و نصرت سے ہم انتہائی قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود اپنے سے بارہ چودہ گُنا بڑے دشمن کے شدید ترین اور مہیب ترین پے در پے حملوں کو ناکام بنا کر اس کا مُنہ پھیرنے میں کامیاب رہے ہیں وہ آئندہ بھی ہمیں محض اپنے فضل سے دشمن پر ایسی کامل اور فیصلہ کُن فتح نصیب کرے گا کہ دشمن پھر کبھی سر نہ اٹھا سکے گا اور پاکستان پر حملہ کرنے کی اسے ہمیشہ ہمیش کے لئے پھر کبھی جُرأت نہ ہو گی۔ کیا جوان اور کیا افسر ہم نے سب کو ہی جذباتِ تشکّر سے لبریز پایا۔ بلا استثناء سب ہی یہ کہتے نہ تھکتے تھے کہ اِس محاذ پر بھی پاکستان کا دفاع اللہ تعالےٰ نے خود کیا ہے ورنہ بظاہر ایک چڑیا میں ایسی تاب و تواں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

کہاں کہ وہ باز کو مار گرائے۔ بجز معجزۂ الٰہی کے ایسا ہونا ممکن نہ تھا۔ اور یہی معجزہ ہمارے قادر و توانا خدا نے پاکستان کی حفاظت اور اس کے دشمنوں کی ہلاکت کی خاطر محض اپنے فضل سے کر دکھایا اور انشاء اللہ وہ ایسے ہی معجزے آئندہ بھی دکھائے گا۔

نصرتِ الٰہی کا زندہ ثبوت

جہاں بھی ہم گئے افسروں اور جوانوں نے بڑی ہی خندہ پیشانی اور خوش دلی کیساتھ ہمارا خیر مقدم کیا۔ ہماری بہادر و جانباز فوج کے ایک جاتق و چوبند میجر صاحب نے جو ہمیں محاذ دکھا رہے تھے، ۷ ستمبر سے ۲۳ ستمبر ۶۵ء تک اس محاذ پر لڑی جانے والی جنگ کی تفصیلات بڑے ہی جذبہ کے ساتھ سنائیں وہ بار بار یہی کہتے تھے کہ یہ محض خدا کا فضل ہے کہ ہم اپنے سے دس بارہ گنا بڑے دشمن کے شدید ترین حملوں کو ناکام بنانے اور اس کی طاقت و تعداد کا گھمنڈ خاک میں ملانے میں کامیاب رہے۔ انہوں نے کہا ۱۷، اور ۱۸ ستمبر کو دشمن نے بڑی قوت کے ساتھ حملہ کیا ہم جدھر اور جس سمت بھی نگاہ اٹھاتے تھے حملہ آور فوج کے پرے کے پرے اپنی طرف بڑھتے ہوئے نظر آتے تھے اپنی قلیل التعداد فوج کو دیکھ کر ہم حیران تھے کہ ہم اس کا کیونکر مقابلہ کر پائیں گے اس نازک موقع پر اعلےٰ افسر تک اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر خود میدان میں نکل آئے اور انہوں نے اپنے جوانوں کو مقابلہ کے لئے صف آراء کرنے کے لئے کھلے میدان میں گل بازی (شطرنج کے مہروں) کی طرح اِدھر سے اُدھر دوڑنا شروع کر دیا۔ گولے اُنکے آگے بھی گر رہے تھے اور پیچھے بھی گر رہے تھے۔ دائیں بھی گر رہے تھے اور بائیں بھی گر رہے تھے لیکن انہوں نے گولوں کی بوچھاڑ میں اپنا کام جاری رکھا۔ یہ خدا کا فضل اور اس کی تائید نہیں تو اور کیا تھی کہ کسی افسر کو کوئی گزند نہ پہنچا اور انہوں نے دشمن کے مقابلہ کے لئے صف آرائی اور تمام دیگر ضروری انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچا لیا۔ انہوں نے کہا خود ہمارے کرنل صاحب کے بالکل قریب دائیں سے بھی ایک گولہ گزرا اور بائیں سے بھی ایک گولہ گزرا اور ایک گولہ تو انکے بالکل قریب آکر گرا اور زمین میں گھستا چلا گیا لیکن خدا کے فضل سے انہیں خراش تک نہ آئی اور وہ برابر کھلے میدان میں کھڑے فوجوں کو ہدایات دیتے رہے۔ خود میجر صاحب نے اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں ایک جگہ اپنے چند ساتھی سپاہیوں کے ساتھ کھڑا تھا۔ اچانک میرے دل میں یہ بات آئی کہ ہمیں اِس جگہ سے چند گز پرے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہیئے میں نے اسے خدائی تحریک سمجھتے ہوئے فوراً اس پر عمل کیا۔ جونہی ہم وہاں سے ہٹے ایک گولہ عین اُس جگہ آکر گرا جہاں ہم پہلے کھڑے تھے۔ اگر وہاں ہم چند سیکنڈ اور کھڑے رہتے تو ہمارے پرخچے اُڑ جاتے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خدا کے فرشتے ہماری رہنمائی کر کے دشمن کے گولوں سے ہمیں بچا رہے ہیں۔

اولوں کی طرح برسنے والے گولے

میجر صاحب نے مزید بتایا کہ رات کو دشمن نے اتنی شدید گولہ باری کی کہ ہر سمت سے اولوں کی طرح گولے آرہے تھے۔ دشمن کی لاتعداد توپوں کے دہانے مسلسل کئی گھنٹے تک آگ اُگلتے اور گولے برساتے رہے۔ اتنی شدید اور بے پناہ گولہ باری میں کسی مورچے یا سپاہی کا بچ رہنا قطعاً ناممکن نظر آتا تھا۔ ہمارے سپاہی اپنے مورچوں میں بیٹھے انتظار کرتے رہے کہ یہ گولہ باری رُکے تو جوابی حملہ کیا جائے۔ جب گولہ باری رُکی تو ہر سپاہی اپنی جگہ یہی سمجھتا تھا کہ بس میں ہی زندہ بچا ہوں اور باقی سب شہید ہو چکے ہیں لیکن جب میں نے مورچے سے نکل کر آواز دی تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سارے ہی سپاہی اپنے اپنے مورچوں سے یکدم باہر نکل آئے۔ یہ امر ہم سب کے لئے انتہائی طور پر تعجب انگیز تھا کہ اتنی شدید گولہ باری میں بھی سارے ہی زندہ سلامت موجود ہیں۔ قدرتِ خداوندی کا یہ کرشمہ دیکھ کر ہمارے حوصلوں کی بلندی کا ٹھکانا نہ رہا اور ہمیں یقین ہو گیا کہ ہمارا قادر و عزیز خدا جس نے ہمیں اتنی شدید گولہ باری میں بھی محفوظ رکھا ہے ہمیں ضرور فتح دے گا اور دشمن اپنے ناپاک ارادوں میں کبھی کامیاب نہ ہو سکے گا۔

بھارتی قیدیوں کی حیرانی

میجر صاحب نے جن کا رُواں رُواں سجدۂ شکر بجا لا رہا تھا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا انتہائی شدید گولہ باری کے بعد دشمن کی فوج رات کے اندھیرے میں آگے بڑھتی چلی آرہی تھی۔ اس نے مکاری یہ کی کہ جوابی گولہ باری سے بچنے کے لئے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور پاکستان زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دئے ان کے اِن نعروں سے ہمیں ان کی پیش قدمی کا علم ہوتا گیا اور ہم ان پر گولے برساتے گئے۔ پو پھٹنے پر ہم نے دیکھا کہ سارا علاقہ دشمن کی لاشوں سے اٹا پڑا ہے اور وہ لاشیں چھوڑ کر بھاگا چلا جا رہا ہے دشمن کے بچ رہنے والے جو سپاہی گرفتار ہوئے انہوں نے بعد میں بتایا کہ ہمیں ہمارے افسروں نے کہا تھا کہ ہم اتنی زبردست گولہ باری کریں گے کہ جب تم علاقہ پر قبضہ کرنے کے لئے آگے بڑھو گے تو تمہیں کوئی پاکستانی زندہ نہیں ملے گا کہ جو تمہارا مقابلہ کر سکے، تم پاکستانیوں کی لاشیں ہی لاشیں دیکھو گے اور اگر کوئی زندہ پاکستانی تمہیں ملیگا بھی تو اسے تم حواس باختہ نیم پاگل پاؤ گے۔ ہم حیران ہیں کہ تم لوگ اتنے سخت جان ہو کہ بارش کی طرح برسنے والے گولے بھی تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکے اور اُلٹا تم نے ہمیں پیس کر رکھ دیا۔ بھارت کے ان جنگی قیدیوں کی اِس حیرانی کا حال سُنکر دل نے کہا یہ اللہ تعالےٰ کا معجزہ نہیں تو اور کیا ہے۔ دشمن ٹڈی دل کی طرح حملہ آور ہوا اور ٹڈیوں اور کیڑیوں کی طرح ہی نیست و نابود ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شیر دل مجاہدوں کے مورچے

ہماری اِس درخواست پر کہ ہم اپنے اُن شیر دل مجاہدوں سے ملنا چاہتے ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر یہ محیر العقول کارنامہ سرانجام دینے کا اعزاز بخشا ہے وہ ہمیں بعض مورچوں کے قریب لے گئے۔ ایک مورچہ کے آگے چند شیر دل مجاہد ایک ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے میجر صاحب کی معیت میں ہمیں اپنی طرف آتے دیکھا تو احتراماً اٹھنا چاہا لیکن میجر صاحب نے ہاتھ سے بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا اور پوچھا کھانا ٹھیک مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا جناب کھانا بہت عُمدہ اور لذیذ ہے۔ میجر صاحب نے اُس مورچہ سے آگے بڑھتے ہوئے چلتے چلتے کہا کہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہو؟ یہ الفاظ ان کے مُنہ سے نکلنے کی دیر تھی کہ ان مجاہدوں کا انچارج اِس حال میں کہ نوالہ اس کے مُنہ میں تھا بجلی کی سی تیزی کی طرح آناً فاناً اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے ایڑی سے ایڑی بجا کر سیلیوٹ دیتے ہوئے بڑی گرج دار آواز میں کہا "جناب عالی ہم بالکل تیار رہیں ہم دشمن کا مقابلہ کریں گے اور ڈٹ کر کریں گے حکم تو دیجئے۔" چند سیکنڈ میں ہم دوسرے مورچے کی طرف آگے بڑھ رہے تھے لیکن عزم و ثبات کا پیکر وہ شیر دل مجاہد اب بھی تخیل میں ہماری آنکھوں کے سامنے اُسی طرح سرفراز کھڑا نظر آرہا تھا اور اس کی گرجدار لیکن مؤدبانہ آواز ہمارے کانوں میں برابر گونج رہی تھی اور ہم سوچ رہے تھے کہ ان معدودے چند شیروں کے سامنے دشمن کی فوج کے لاکھوں لاکھ گیدڑ بھلا کیا حیثیت رکھتے ہیں۔

ہم جدھر بھی گئے ہمارے جانباز مجاہدوں نے بڑے ہی تپاک سے ہمارا خیر مقدم کیا اور بہت محبت سے ہمارے ساتھ مصافحے کئے۔ ہم سے مل کر وہ اِس قدر خوش نظر آتے تھے کہ گویا ان کی خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں۔ ایک جگہ ہمارے ایک ساتھی نے ان سے کہا ہمیں یہاں آکر اِس امر کا شدید احساس ہوا ہے کہ آپ لوگ دفاعِ وطن کی خاطر بڑی ہی پُر مشقت و پُر صعوبت زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ لوگوں نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھی ہوئی ہے اس لئے کہ ہم اپنے گھروں میں بے فکری سے رہ سکیں۔ یہ بات اُن جانباز مجاہدوں کو کس قدر شاق گزری اور انہوں نے یک زبان ہو کر کہا یہ زندگی ہمارے لئے عین راحت ہے۔ اِس دن کے لئے تو ہم ترستے تھے۔ زندگی کے دن گِن گِن کر اِسی دن کے لئے تو گزار رہے تھے کہ وطن کے دفاع کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کی سعادت حاصل کریں تا آئندہ دشمن اپنی جان کی خیر مانگتے ہوئے شیروں کی کچھار کے قریب بھی پھٹکنے کی جرأت نہ کر سکے۔

ایک بات نے تو ہم پر وجد کی کیفیت طاری کر دی اور وہ یہ کہ بعض مورچوں کے ساتھ ہم نے دیکھا اینٹوں سے حد بندی کر کے اس میں پرالی بچھی ہوئی ہے۔ ہم نے دریافت کیا یہ پرالی کس غرض سے بچھائی گئی ہے۔ ہمیں بتایا گیا کہ یہ چھوٹی سی مسجد ہے جو مجاہدوں نے خود بنائی ہے تاکہ دفاعِ وطن کی خاطر چوکس رہنے کیساتھ ساتھ باقاعدگی سے نمازیں بھی پڑھ سکیں۔ ہم نے کہا اللہ اللہ مجاہد ہوں تو ایسے ہوں جو میدانِ جنگ میں بھی خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ دینے سے غافل نہ ہوں۔ فی الواقعہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کے بعد تو خاص طور پر ہمارے سپاہیوں کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے کبھی غافل نہ ہوں تاکہ خدائی تائید و نصرت ہمیشہ ہی ان کے شاملِ حال رہے بلکہ بل پر وہ ہمیشہ ہی دشمن کو نیچا دکھاتے چلے جائیں ہمیشہ ہی غالب رہیں اور کبھی مغلوب نہ ہوں۔

"اللہ تعالیٰ نے ہماری لاج رکھ لی"

میجر صاحب کی باتیں سن کر ہمارے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ اگر ممکن ہو سکے تو ہم ان کرنل صاحب سے بھی ملیں جو دشمن کے وحشیانہ حملہ کے وقت گولوں کی شدید بارش میں بھی میدان جنگ میں پھر کر فوجوں کو ہدایات دیتے رہے گولے ان کے پاس سے گذرے اور ان کے قریب آ کر گرے اور پھر بھی خدا کے فضل سے وہ محفوظ رہے۔ خدا نے ان سے ملاقات کی صورت بھی پیدا کر دی اور وہ اس طرح کہ جب ہم محاذ دیکھ کر واپس دفتر میں آئے تو وہ کرنل صاحب بھی وہاں تشریف لے آئے۔ پختہ عمر سڈول بدن گورا رنگ کشادہ پیشانی آنکھیں روشن اور چمکیلی چہرہ رعب دار اور پھر جاذبیت سے مالا مال۔ بہت ہی خندہ پیشانی سے ملے میجر صاحب نے باری باری ہمارا تعارف کرا دیا۔ سب سے ہاتھ ملائے اور سلام دعا کے بعد صدر کرسی پر تشریف فرما ہوئے ہم نے فوجوں کی بہادری و شجاعت اور زندہ جاوید کارناموں پر اور بالخصوص ان کے اپنے انتہائی قابل ستائش کردار پر ان کی خدمت میں مبارک باد پیش کی اور پوری قوم کی طرف سے دلی جذبات تشکر اور گہری ممنونیت کا اظہار کیا۔ کرنل صاحب نے بڑے ہی دھیمے اور دل موہ لینے والے انداز میں عاجزی کے ساتھ فرمایا دشمن کا حملہ بے انتہا شدید تھا آپ لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے دشمن کے مقابلہ میں اپنی انتہائی قلیل تعداد کے پیش نظر اتنے بڑے اور انتہائی شدید حملہ کو روکنا اور اسے ناکام بنانا بظاہر ہمارے بس میں نہ تھا حقیقت یہ ہے کہ ہم بے بس تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اپنی مدد نازل کر کے ہماری بے بسی کی لاج رکھ لی اور دشمن کو عبرتناک شکست دے کر ہمیں اس قابل بنا دیا کہ ہم قوم و ملک کے روبرو سرخرو ہو سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ حملہ کی شدت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے پانچ دن تک جوتے کے تسمے تک نہیں کھولے

کرنل صاحب نے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور اس کی غیبی امداد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جب انتہائی شدید گولہ باری کے دوران دو مرتبہ گولے میرے دائیں بائیں سے گذرے اور ایک گولہ سامنے آ کر گرنے کے باوجود نہ پھٹا تو مجھے یقین ہو گیا کہ دشمن کے خلاف پاکستان کا دفاع خدا خود کر رہا ہے وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا اور بالآخر ہم ہی فتحیاب ہوں گے۔ اس یقین کے دل میں پیدا ہونے کے بعد میں اپنے بچاؤ کی طرف سے یکسر لاپرواہ ہو گیا حتیٰ کہ میں نے فولادی خود پہننا بھی ترک کر دیا۔ میرا اردلی میرا فولادی خود میرے پیچھے پیچھے لئے پھرتا تھا اور منت کرتا تھا کہ میں اسے سر پر رکھ لوں۔ لیکن میں نے پھر بھی اسے سر پر نہ رکھا چنانچہ میں اور میرے ساتھی گولوں کی بارش میں بے دھڑک اِدھر سے اُدھر پھرتے رہے اور خدا کے فضل سے بالکل محفوظ رہے۔ ایک اعلیٰ فوجی افسر کی زبان سے جو صحیح معنوں میں ایک مرد مجاہد تھا یہ ایمان افروز باتیں سن کر دل پر ایک اہتزاز کی کیفیت طاری ہو گئی اور ہم اللہ تعالیٰ کی اس غیر معمولی تائید و نصرت پر دل ہی دل میں اس کا شکر بجا لاتے رہے آپ نے کہا حقیقت یہی ہے کہ ہمارے شیر دل مجاہدوں کے جوابی حملہ کی تاب نہ لا کر دشمن دل چھوڑ چکا تھا اسی لئے اس نے بہت جلد فائر بندی کا سہارا لے کر اپنی جان بچانا غنیمت سمجھا۔

کرنل صاحب نے ان میجر صاحب کی جن کی معیت میں ہم نے محاذ دیکھا تھا اور اپنے ایک خوبرو اور چاق و چوبند لیفٹیننٹ کی بہادری و شجاعت اور بے خوفی و نڈری کی بہت تعریف کی۔ وہ لیفٹیننٹ صاحب بھی اپنے کسی کام کے سلسلہ میں ادھر آ نکلے دراز قد سرخ و سفید رنگ اور فولادی عزم کا یہ نوجوان چہرہ پر تمکنت کے باوجود عاجزی و انکساری اور محبت و ملاطفت کا ایک مجسمہ نظر آتا تھا کرنل صاحب نے لیفٹیننٹ صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ نوجوان دشمن کے حملہ کے وقت محاذ کے اگلے حصہ میں بہت خطرناک جگہ متعین تھا۔ اس نے بہت ہمت و حوصلہ اور جوانمردی و شجاعت کا مظاہرہ کر کے دشمن کا مان توڑنے میں نمایاں حصہ لیا ہے ہم نے لیفٹیننٹ صاحب سے ان کی عمر پوچھی تو پتہ چلا کہ ابھی عنفوانِ شباب میں ہی ہیں اور عمر بائیس تیئیس سال سے زیادہ نہیں ہے اور انہیں فوجی خدمت پہ مامور ہوئے ابھی صرف ایک سال ہی ہوا ہے ہم نے ان سے پوچھا اس محاذ پہ پاکستانی افواج کو اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن پر جو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی ہے آپ کے نزدیک اس کا اصل سبب کیا ہے۔ انہوں نے آسمان کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے کہا یہ سب خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی غیر معمولی تائید و نصرت کا نتیجہ ہے اپنی کامیابی کا میں اس کے سوا اور کوئی سبب نہیں پاتا۔ انہوں نے مزید کہا میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت پاتا ہوں کہ مجھے ایک سال کی قلیل سروس کے دوران ہی ایک ایسی جنگ میں حصہ لینے اور دفاع وطن کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق ملی ہے کہ جس میں ہم نے خدا کے فضل سے دشمن کے دانت کھٹے کر دکھائے۔ جب وہ یہ کہہ رہے تھے ان کی نگاہیں نیچی تھیں لیکن چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔

خدا کا ایک عظیم الشان فضل

جب سلسلۂ کلام اور آگے بڑھا تو کرنل صاحب نے اللہ تعالیٰ کے ایک اور عظیم الشان فضل کا ذکر بڑے ہی تشکر آمیز لہجہ میں کیا انہوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے کہ اس نے اس نازک موقع پہ پوری قوم کو متحد کر دکھایا اور وہ قربانیاں پیش کرنے میں پیچھے نہیں رہی انہوں نے مزید کہا مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ یکدم اخلاقی قدریں اجاگر ہو گئیں اور پوری قوم نے ایسے شاندار کردار کا مظاہرہ کیا کہ جس کی فی زمانہ مثال ملنی مشکل ہے۔ میں ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ خطرہ کے پیش نظر چونڈہ کا شہر خالی کرا لیا گیا تھا لوگ اپنا سب کچھ چھوڑ کر چلے گئے تھے دشمن کے حملہ کی ناکامی اور اس کی عبرتناک پسپائی کے بعد ارد گرد اور دور دراز کے لوگ چونڈہ کا حال دیکھنے یہاں بکثرت آتے رہے۔ مکانوں اور دکانوں میں لوگوں کا لاکھوں روپوں کا سامان اسی طرح پڑا تھا۔ لیکن کسی نے ایک سوئی کو بھی ہاتھ نہیں لگایا۔ جب شہر کے باشندے واپس لوٹے تو انہیں اپنا سامان اور مال و اسباب جوں کا توں واپس مل گیا۔ کپڑے کے ایک تاجر سے جس کی دکان دشمن کی گولہ باری سے محفوظ رہی تھی میں نے پوچھا کوئی نقصان تو نہیں ہوا اس نے کہا دکان میں ۷۰ ہزار روپے کا مال تھا ایک گز کپڑا بھی تو کم نہیں نکلا۔ کرنل صاحب نے کہا اندازہ لگائیے یہ جنگ قومی اتحاد کو چٹان کی طرح مضبوط کرنے اور اخلاقی قدروں کو اجاگر کرنے کے لحاظ سے کس طرح اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ثابت ہوئی ہے۔

خطۂ تاریخ ساز سے واپسی

دفاع پاکستان کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل پر اس کا شکر ادا کرتے ہوئے ہم اپنے مجاہدوں سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ دل ان کے کارناموں کی عظمت اور ان کے عزائم اور حوصلوں کی رفعت پر عش عش کر رہا تھا اور دل کی گہرائیوں سے رہ رہ کر یہ دعا زبان پر آ رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کا ہر آن حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو اور وہ انہیں آئندہ بھی وطن عزیز کی عظمت کو چار چاند لگانے اور اس کے وقار کو بلند سے بلند تر کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے تا بالآخر ظلم کا سدباب ہو اور حق و انصاف کا بول بالا ہونے پر آنے والی نسلیں ان کے زندہ جاوید کارناموں پر فخر کرتے ہوئے ان کی یاد پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرتی رہیں اور اپنے عمل سے ان کی قائم کردہ روایات کو درخشندہ سے درخشندہ تر بنانے والی ثابت ہوں۔

دلوں کی گہرائیوں سے اٹھنے والی ان دعاؤں کے درمیان ہم پاکستان کے اس خطۂ تاریخ ساز سے واپس لوٹے۔ دل اپنے شیر دل مجاہدوں کے زندہ جاوید کارناموں پر مسرور تھے۔ واپس آ کر اس مسرت میں اور بھی اضافہ ہوا اور وہ اس طرح کہ جس روز ہم واپس پہنچے اسی روز اخبارات میں بہادری و شجاعت کے زندہ جاوید کارنامے سرانجام دینے والے مجاہدین کو ملنے والے اعزازات کی ایک نئی فہرست شائع ہوئی ان میں "ستارۂ جرأت" کے زیر عنوان سر فہرست انہی کرنل صاحب کا نام تھا جن سے ہم محاذ پر باتیں کرنے اور ان کے کارناموں کو خود مشاہدہ کرنے کے شرف سے مشرف ہوئے تھے۔ کرنل ظفر خاں شنواری کا نام پڑھ کر دل فرط مسرت سے جھوم اٹھا اگرچہ سارے ہی مجاہد جنہیں اس جنگ میں بہادری کے جوہر دکھانے کا موقع ملا ہمارے لئے باعث صد افتخار ہیں اور ان کے ذکر پر ہماری گردنیں احترام سے جھک جاتی ہیں تاہم ملاقات کی پر مسرت یاد ابھی تازہ ہی تھی۔ اسلئے اپنائیت کے غیر معمولی احساس کے تحت یوں محسوس ہوا کہ گویا یہ اعزاز ہمیں ہی ملا ہے۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عرصہ چار سال سے بیمار ہے اس کو پتھری تھی جو ایک دفعہ نکلوانے کے بعد دوبارہ ہو گئی ہے۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے اب اس کو میو ہسپتال میں داخل کروایا جا رہا ہے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مستری چراغ دین محلہ فیکٹری ایریا ربوہ)

اے سی سی سیمنٹ

ملک کا مشہور اور اعلیٰ کوالٹی سیمنٹ اے سی سی کا بنا سٹاک جس کا آپ کو انتظار تھا آ گیا ہے جو نہایت محدود مقدار میں ہے۔ ضرورتمند دوست جلد حاصل کریں تا بعد میں انتظار نہ کرنا پڑے۔

منصور احمد بھٹی۔ غلہ منڈی ربوہ

پاک بھارت جنگ —— ایک نظر میں

مکرم منیر احمد صاحب سرگودھا

سو جب سونا آگ میں تپتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے ۶ ستمبر کا دن وہ تاریخی دن ہے جب پوری پاکستانی قوم جنگ کی بھٹی سے کندن بن کے نکلی۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر قوم کی خوابیدہ صلاحیتیں اجاگر ہوئیں۔ پشاور سے چاٹگام تک ساری قوم فرد واحد کی طرح متحد ہو کر اپنے سے پانچ گنا بڑے دشمن کے سامنے چٹان بن کر کھڑی ہو گئی۔ یہ وہ دن ہے کہ جب بھارت نے پاک سرزمین کی سرحدوں پر جارحیت کا ارتکاب کیا۔ یہ وہ دن ہے جب بھارتی فوج اپنے توسیعی عزائم لے کر پیارے وطن پاکستان پر چڑھ دوڑی تھی۔

جنگ کا پس منظر

یوں تو بھارت نے ۶ ستمبر سے پہلے ہی کشمیر میں دہشت و بربریت کا بازار گرم کر رکھا تھا وہ اس لئے کہ کشمیری بھارت سے یہ مطالبہ کرتے تھے کہ ان کے ساتھ بین الاقوامی برادری میں کئے گئے وعدوں کو پورا کیا جاوے۔ یعنی وادی کشمیر میں رائے شماری کرائی جاوے۔ اور یوں اس طرح کشمیریوں کو اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرنے کا موقعہ دیا جاوے۔ لیکن کشمیریوں کی یہ بدقسمتی تھی کہ انہوں نے ایک ایسی قوم کی بات پر اعتبار کیا جس کے متعدد وعدوں کے کاغذات بین الاقوامی اداروں پر بکھرے پڑے ہیں۔

کشمیریوں نے سیاسی اور آئینی جدوجہد شروع کی تو ان کے محبوب لیڈروں کو پابند سلاسل کر دیا گیا۔ ان کی زبانوں پر تالے دئے گئے اور مطالبہ آزادی جرم قرار دیا گیا۔

جب کشمیریوں پر ظلم و تشدد کی انتہا ہو گئی تو تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق کشمیریوں نے حق آزادی حاصل کرنے کے لئے ہتھیار اٹھا لئے۔ ان کی سرگرمیوں کو دبانے کے لئے بھارت نے لاکھوں کی تعداد میں مقبوضہ کشمیر میں فوج داخل کر دی۔ قابض فوج نے کشمیریوں پر ظلم و ستم کی رہی سہی کسر بھی پوری کر دی۔ ایسے ایسے مظالم ڈھائے گئے جو ضابطہ تحریر میں نہیں لائے جا سکتے۔ کشمیری حریت پسندوں کو پاکستانی قرار دے کر جیلوں میں ٹھونس دیا گیا۔ بوڑھوں اور بچوں کو بے سہارا کر دیا گیا۔ اور عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ یہ وہ واقعات تھے جو کشمیریوں کی غیرت و حمیت اور عزت نفس سے متصادم ہوئے۔ نتیجے کے طور پر مقبوضہ کشمیر میں کشمیریوں نے کھلا اعلان جنگ آزادی کر دیا۔ بھارتی قابض فوج کو باوجود اپنی تعداد اور اسلحہ کی فراوانی کے اپنی تباہی کے آثار نظر آنے لگے۔ جب حالات بھارتی فوج کے بس میں نہ رہے تو اپنی ناکامی کے داغ دھونے کے .... لئے آزاد کشمیر پر حملہ کر دیا۔ دراصل بھارت اپنی اس ذلت آمیز شکست کا بدلہ اتارنا چاہتا تھا جو ۱۹۴۸ء میں ہو چکی تھی۔ لیکن بھارت شاید یہ بھول گیا تھا کہ اس کا واسطہ ایک ایسی قوم سے ہے جس کی تاریخ شجاعت، بہادری اور جاں نثاری کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

بھارتی فوج نے خط متارکہ جنگ کو پار کر کے ۲۸ اگست کو درہ حاجی پیر اور بیٹوال پر قبضہ جما لیا۔ یہ واقعہ پاکستانی قوم کے لئے زندگی موت کا مسئلہ تھا۔ بھارتی فوج کا واسطہ جب پاکستانی جانبازوں سے پڑا۔ تو ساری تدبیریں بھول گئے۔ مظفر آباد پر قبضہ کرنے والے چھمب کا ور جوڑیاں جیسے شہروں سے بھی محروم ہو گئے۔ یہ یکم ستمبر کا واقعہ ہے۔ چھمب سیکٹر میں آزاد کشمیر اور پاکستانی فوجوں کے پہلے حملے کے بعد ہندوستانی فوجوں پر کیا گزری اس کی داستان ایک عینی شاہد نے اس طرح بیان کی۔

"جب ہماری فوجیں چھمب سیکٹر میں ہندوستانی فوجوں کی خالی کردہ چوکیوں پر پہنچیں تو انہیں کئی فوجی ٹرک ملے جن کے انجن ابھی تک چل رہے تھے۔ ایک ہندوستانی بریگیڈیر کی جیپ بھی وہاں موجود تھی۔ جس پر بریگیڈیر کا امتیازی پرچم ابھی تک نصب تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستانی فوج نے کیسی افراتفری میں یہ علاقہ خالی کیا۔ ایک جیپ ٹرک اور ٹینک قطاروں میں کھڑے تھے ٹینک کی توپ کا رخ بڑھتی ہوئی پاکستانی فوج کی طرف تھا۔ جس کا مقصد ان کی پیشقدمی کو روکنا تھا۔ ٹینک میں گولہ بارود کی کافی مقدار موجود تھی۔ جیپ اور ٹرک کے معائنہ سے معلوم ہوتا تھا کہ انہیں استعمال کرنے کی مہلت ہی نہیں ملی۔"

کشمیر میں پے در پے شکستوں کے بعد ۶ ستمبر کو بھارتی فوج نے بغیر کسی اعلان کے لاہور پر تین اطراف سے حملہ کر دیا۔ امن کے پجاریوں نے بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں کو بھی نہ بخشا۔ اور دیہاتوں میں لوٹ مار اور آگ لگاتے ہوئے لاہور فتح کرنے نکل پڑے۔ اس واقعہ نے جلتی پر تیل کا کام دیا اور صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے ان تاریخی الفاظ نے تازیانے کا اثر دکھایا۔ جس میں کہا گیا تھا کہ "بھارتی حکمران یہ نہیں جانتے کہ انہوں نے کس قوم کو للکارا ہے۔ عوام بھارتی توپوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے لاہور کے محاذ پر بھارتی فوج کے بزدلانہ حملے کے بعد ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جنگ چھڑ چکی ہے۔ ہمارے بہادر سپاہی محاذ پر پہنچ گئے ہیں۔ وہ دشمن کا منہ توڑ دیں گے۔ جس فتنے نے ہماری سرحدوں پر سر اٹھایا ہے۔ اس کا مقدر تباہی ہے"

صدر نے اپنی تقریر میں کہا کہ "دس کروڑ عوام کے لئے آزمائش کا وقت آ پہنچا ہے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے سب سے پہلے لاہور کے بہادر عوام کو منتخب کیا گیا ہے۔ وہ تاریخ میں ان عوام کی حیثیت سے زندہ ہیں جنہوں نے دشمن کو تباہ کرنے کے لئے آخری ضرب لگائی پاکستانی عوام متحد ہو کر خدا کی راہ میں جنگ کریں گے۔ جس نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ فتح بالآخر حق کی ہو گی"۔

لاہور کے محاذ پر ذلت آمیز شکست کھانے کے بعد بھارت نے اپنی فضائی قوت کو بھی جنگ میں جھونک دیا۔ اس موقع پر بھی صدر پاکستان نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے روح پرور الفاظ کہے کہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرتے ہوئے دشمن کی توپوں کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دو"۔ پاکستانیوں کا جذبہ ایثار و مثالی اتحاد و نظم و ضبط اور جرأت قابل صد تحسین تھی۔ ہر پاکستانی اس جذبہ سے سرشار ہو کر پاکستانی جانبازوں کو الوداع کہہ رہا تھا۔ بھارتی فوج کی جنگی حکمت عملی پہلے روز ہی سے درہم برہم ہو چکی تھی۔ اس بوکھلاہٹ سے اس نے مختلف محاذوں پر جنگ چھیڑ دی۔ لیکن پاکستانی جانبازوں نے دشمن کو ہر محاذ پر عبرتناک شکست دی۔ دشمن ہر بار اپنی صفیں درست کر کے حملہ آور ہوتا۔ لیکن ہر بار اسے رسوا کن شکست کا سامنا کرنا پڑتا۔ بھارتی فوج نے قصور پر قبضہ کرنے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن پاکستانی فوجوں نے اسے ایسی سزا دی کہ وہ قصور پر تو کیا قبضہ کرتے کھیم کرن بھی ان کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ پے در پے شکستوں۔ اندرونی خلفشار۔ کمزور قیادت اور بیرونی لعن طعن سے بھارتی فوج سخت بد دل ہو چکی تھی۔ کسی بیرونی ملک نے پاک بھارت جنگ میں ہندوستان کا ساتھ نہیں دیا۔ اس موقع پر پاکستان کو ساری آزاد دنیا کی حمایت حاصل تھی۔ دنیا کے عظیم ملکوں کے عظیم سربراہوں کے یہ بیانات اس کی تصدیق کرتے ہیں جنہوں نے اس مصیبت اور مشکل کے وقت پاکستان کی اخلاقی اور مادی امداد کی۔

"ہم پاکستان کے ساتھ ہیں"	صدر سوئیکارنو
"جنگ بھارت نے پھیلائی ہے"	صدر جمال گرسل
"پاکستان پر حملہ جارحیت کی بدترین مثال ہے"	چو این لائی
"ایرانی عوام ہر ممکن مدد دیں گے"	شاہ ایران
"بھارتی فوج کے بین الاقوامی سرحد پار کرنے پر مجھے بہت دکھ ہوا ہے"	ولسن

جنگ و جدل کا یہ سلسلہ پورے سترہ دن رہا۔ بھارتی فضائیہ نے پاکستانی ہوائی اڈوں میں سے سب سے زیادہ سرگودھا کے ہوائی اڈے پر حملے کئے لیکن پاکستانی فضائیہ کے شاہینوں نے جھپٹ جھپٹ کر آڑے ہاتھوں لیا اور سرگودھا کے علاقہ میں بھارت کے اتنے طیارے گرائے گئے کہ سرگودھا کی سرزمین بھارتی فضائیہ کے قبرستان کے نام سے مشہور ہو گئی اس طرح چونڈہ کے محاذ پر ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ لڑی گئی اور چونڈہ کے میدان جنگ کو بھارتی ٹینکوں کا مدفن کہا جانے لگا

اس سترہ روزہ جنگ میں پاک فضائیہ نے بری فوج کی بھرپور مدد کی۔ وہ مثالیں قائم کیں جو جنگ عظیم میں برطانوی ہواباز بھی نہ کر سکے لیکن پاک فضائیہ کے کارناموں کی ایک الگ داستان ہے پاکستانی بحریہ نے بھارتی بحریہ کا فریگیٹ جہاز ڈبو کر یہ ثابت کر دیا کہ ہم ہوا اور زمین پر ہی نہیں بلکہ سمندروں میں بھی دشمن کو نیچا دکھا سکتے ہیں سترہ روزہ جنگ میں بھارتی فوج کو ناکارہ اور فضائیہ کو مفلوج کر دیا گیا۔ ابھی جنگ میں پاکستان فوج نے ابھی اپنے ارمان بھی نہیں نکالے تھے کہ بھارت سلامتی کونسل کو بھاگا کہ "بچاؤ" ورنہ اکھنڈ بھارت کی بجائے یہاں اکھنڈ پاکستان ہوا چاہتا ہے ننگے بھوکے بھارت کو ایٹم بم بنانے کی فکر کھائے جا رہی ہے۔ بھارتی عوام روٹی مانگتے ہیں تو انہیں گولہ بارود پیش کیا جاتا ہے۔ عوام حق خود اختیاری مانگتے ہیں تو ان پر ڈنڈے برسائے جاتے ہیں اقلیتوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جاتے ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ نام نہاد لادینی جمہوریت کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے

یہ سترہ روزہ جنگ پاکستانی قوم کی پہلی دفاعی جنگ تھی اس جنگ سے ہمیں جو تجربات حاصل ہوتے ہیں وہ آئندہ ہمارے لئے مشعل راہ ہوں گے یہ جنگ ہم نے قوت ایمانی۔ تائید ایزدی اور پشاور سے لے کر چاٹگام تک بے مثال اتحاد کی وجہ سے جیتی۔ آج پھر ہم اجتماعی انفرادی سطح پر عزم کرتے ہیں کہ ہم وقت آنے پر گزشتہ جنگ کی طرح اسی جذبہ سے اپنے وطن کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گے اور وہ اتحاد جو اس جنگ سے اب تک ملک میں پیدا ہوا ہے اسے برقرار رکھتے ہوئے ہر اس طاغوتی طاقت کے سامنے صف آرا ہو جائیں گے جو پاک سرحدوں پر سر اٹھائے گی

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی [illegible] سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے

حاصل کریں

(مینجر)

مسل نمبر ۱۸۳۹۸

میں ممتاز بیگم زوجہ محمود احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن نوکوٹ۔ ڈاکخانہ نوکوٹ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے:۔

۱۔ زیور کانٹے طلائی ۱ تولہ قیمت ۔۔ ۱۲۵ روپے

۲۔ نقد مبلغ ۔۔ ۳۰۰،

۳۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔ ۳۰۰۰،

یہ کل مبلغ -/۳۴۲۵ روپے بنتے ہیں۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ ممتاز بیگم بقلم خود۔

گواہ شد:۔ محمود احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد اکبر افضل ولد سراج دین مربی سلسلہ احمدیہ۔ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۱۸۳۹۹ ۔

میں صالحہ فردوس زوجہ سعید احمد ڈسپنسر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن نوکوٹ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد موجودہ حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ بصورت زیور کڑے۔ طلائی پونے تین تولہ کانٹے طلائی پونے دو تولے۔ گلوبند طلائی سوا تین تولے انگوٹھی طلائی تین ماشہ کل وزن ۸ تولے جس کی قیمت مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ہے۔

مشین سلائی جس کی قیمت مبلغ -/۱۵۰ روپے ہے حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۱۰۰۰ روپے واجب الادا ہے۔

کل مبلغ -/۲۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ صالحہ فردوس۔

گواہ شد:۔ سعید احمد ڈسپنسر خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد اکبر افضل ولد سراج الدین مربی سلسلہ احمدیہ۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔

مسل نمبر ۱۸۴۰۰

میں سعید احمد ولد علی محمد قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن نوکوٹ ڈاکخانہ نوکوٹ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔

العبد۔ سعید احمد ولد علی محمد ساکن نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد:۔ محمد یونس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوکوٹ۔

گواہ شد۔ محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۱۸۴۰۱ :۔

میں محمد لطیف ولد محمد شفیع قوم جٹ منہجرا پیشہ حجام بیعت دسمبر ۱۹۲۷ء ساکن کنری۔ ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ دستکاری حجامت بنانا ہے جس کے ذریعہ مجھے ساٹھ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے کمی بیشی کے رنگ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جس قدر بھی میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میری وصیت یکم مارچ ۶۶ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد لطیف ولد محمد شفیع حجام۔ کنری۔

گواہ شد:۔ ماسٹر فضل الدین

گواہ شد۔ فضل کریم زعیم مجلس خدام الاحمدیہ کنری۔

مسل نمبر ۱۸۴۰۲ :۔

میں شفیق احمد خالد ولد حکیم فیروز الدین قوم مغل پیشہ طبابت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کلارچی ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۲/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ وفات کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو۔ صدر انجمن احمدیہ اس کے دسویں حصے کی مالک ہوگی۔ اس وقت میری سالانہ آمد بصورت جیب خرچ -/۳۲۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ شفیق احمد خالد ولد حکیم فیروز الدین کلارچی ضلع حیدرآباد۔

گواہ شد:۔ ملک محمد شفیع ولد کرم دین قوم کھوکھر کلارچی ضلع حیدرآباد۔

گواہ شد:۔ منیر احمد دنیس ولد غلام رسول کلارچی ضلع حیدرآباد۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینجر)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کو جماعت کے نامور اہل قلم حضرات کا تعاون حاصل ہے۔ اہم علمی اور تربیتی مضامین سے آپ بھی فائدہ اٹھائیں۔ (ناظم اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دُعا کرو کہ اِسلام کا سورج آہستہ آہستہ اُوپر آتا چلا جائے

یہاں تک کہ وسطِ آسمان پر پہنچ کر لوگوں کی نظروں کو خیرہ کر دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفلق کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جیسا کہ سورۃ الفلق کے ابتداء میں لکھا جا چکا ہے کہ اس سورۃ کا تعلق سورۃ نصر سے ہے۔ سورۃ نصر میں بتایا گیا تھا کہ اسلام کی فتوحات اور غلبہ کی عمارت کی وہ بنیاد جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں رکھی گئی اس بنیاد پر عمارت بنتی چلی جائے گی یہاں تک کہ غلبہ کی عمارت مکمل ہو جائے گی۔ اور اگر کوئی روک پیدا ہوئی تو خس و خاشاک کی طرح اڑ جائے گی۔ سورۃ الفلق میں یہ بتایا گیا ہے کہ اے مسلمانو! تمہیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ تمہارے غلبہ کو کمال تک پہنچائے اور پھر یہ غلبہ ہمیشہ کے لئے ہو۔ کوئی ایسا دشمن نہ کھڑا ہو جائے جو تمہارے غلبہ کی عمارت کو نقصان پہنچائے یا تمہارے اندر افتراق پیدا ہو جائے۔ اور تم اس کی حفاظت نہ کر سکو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال رہے وہ زمانہ مشکلات اور مصائب کے لحاظ سے رات کے مشابہ تھا۔ لیکن اس کے بعد آپؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ اور کامیابی کی سحر نمودار ہونی شروع ہوگئی۔ اور ایک طرف اسلام کی کامیابی کے آثار نظر آنے لگے اور دوسری طرف مشکلات کم ہونے لگیں گو صبح کی ابتدائی سفیدی پوری طرح نظر نہیں آتی تھی اور کمزور نظر والا اس کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن تیز نظر رکھنے والا اس کو دیکھ رہا تھا۔ اور وہ اس بات کی خوشخبری پاتا تھا۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد سورج کی روشنی ظاہر ہونی شروع ہو جائے گی۔ اور ہر شخص اس کو دیکھ لے گا۔ حتیٰ کہ آخر کار سورج نصف النہار پر چمکنے لگے گا۔

مدینہ میں آنے سے مسلمانوں پر فجر کا طلوع ہوا گو مسلمانوں کو یہ فجر نظر آ رہی تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں افق میں روشنی پھیل جائے گی۔ لیکن مخالفوں کی آنکھیں اس کو دیکھنے سے قاصر تھیں۔ آخر یہ روشنی ظاہر ہونی شروع ہوئی اور مسلمانوں کو غلبہ ملنا شروع ہو گیا۔ حتیٰ کہ ہجرت کے آٹھویں سال مکہ فتح ہوا اور عرب کے لوگوں کو اسلام کی روشنی نے منور کر دیا۔ اور اسلام کی صبح کو سب لوگ دیکھنے لگ گئے۔

ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے محمد رسول اللہ! آپؐ کو چاہیئے کہ آپؐ رب الفلق کی پناہ میں آئیں۔ اور اس طرح اپنی امت کے ہر فرد کو حکم دیں کہ وہ رب الفلق کی پناہ طلب کرے۔ رب الفلق کے الفاظ میں ایک طرف یہ اشارہ ہے کہ تم دعا کرو کہ اسلام کا سورج آہستہ آہستہ اوپر آتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ وسط آسمان پر پہنچ کر لوگوں کی نظروں کو خیرہ کر دے۔ اور دوسری طرف یہ بتایا کہ اس ترقی کے زمانہ میں تمہیں خدا تعالےٰ کی حفاظت طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ تا تم پر زوال نہ آئے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جز ۴ حصہ ۴ صفحہ ۱۷۱ و ۱۷۲)

ہفتہ تربیت مجلس انصار اللہ

جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ مجلس انصار اللہ کا ہفتہ تربیت ۹ ستمبر سے شروع ہوگا۔ مضامین حسب ذیل ہیں:-

۱۔ حضرت مسیح موعودؑ کیسے احمدی بنانا چاہتے ہیں
۲۔ تربیت اولاد کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات
۳۔ خلافت احمدیہ اور جماعتی نظام کی پابندی
۴۔ بیویوں سے حسن سلوک کے متعلق اسلامی تعلیم
۵۔ مساجد کے آداب اور ان کی پابندی۔
۶۔ قرض کی ادائیگی کے لئے اسلامی تاکید۔

مضامین کے متعلق ایک ٹریکٹ مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے احباب اس کی رپورٹ دفتر میں ضرور بھجوائیں۔

(قائد تربیت۔ انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کلر۔ اسلام آباد ۵ ستمبر پاکستان نے بھارت کو متنبہ کیا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کو متنازعہ علاقہ ہونے کے باعث جو خاص حیثیت حاصل ہے اسے تبدیل کرنے کی کوششیں خطرناک ثابت ہوں گی۔ اور اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات مزید خراب ہو جائیں گے۔ پاکستان نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ایسی تمام کارروائیاں فوراً بند کر دی جائیں جن کا مقصد ریاست کی خاص حیثیت کو تبدیل کرنا اور ریاست کی مسلم اکثریت کو اقلیت میں بدلنا ہے۔

حکومت پاکستان نے یہ شدید احتجاج ایک بل پر کیا ہے جو گذشتہ دنوں بھارتی لوک سبھا میں پیش کیا گیا ہے اس بل میں کہا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے شہریوں کو جائیداد بنانے اور زمین خریدنے کا حق دیا جائے۔ پاکستان نے اس بل کو اعلان تاشقند اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی خلاف ورزی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کارروائی دونوں ملکوں کے درمیان اچھے ہمسایوں کے سے تعلقات کے فروغ میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

نیویارک ۵ ستمبر۔ نیویارک ٹائمز نے خبر دی ہے کہ امریکہ اور روس بھارت کی ناراضگی کا خطرہ مول لے کر پاکستان کو محدود پیمانے پر ہتھیار فراہم کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ اسے چین سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔

نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار مقیم راولپنڈی انتھونی لوکس نے لکھا ہے کہ روس اور امریکہ دونوں عوامی جمہوریہ کے ساتھ پاکستان کے تعلقات پر تشویش پائی جاتی ہے خاص طور پر جب سے گذشتہ ستمبر کے بعد پاکستان میں چینی طیاروں اور ٹینکوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا ہے اس سے دونوں ملک بے چین ہیں۔ تاہم دونوں پاکستان کے ساتھ محدود پیمانے پر اسلحہ فروخت کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ تاکہ پاکستان کی فوجی مشینری پر چین کا غیر ضروری طور پر غلبہ نہ ہونے پائے۔

ڈھاکہ ۵ ستمبر۔ مشرقی پاکستان میں سیلاب کی صورت حال بدستور نازک ہے۔ صوبہ کے سات اضلاع ڈھاکہ، رنگ پور، میمن سنگھ، کشتیہ، پبنہ، سلہٹ اور فرید پور میں سیلاب نے زبردست تباہی مچا رکھی ہے۔ کشتیہ اور رنگ پور کے اضلاع میں سات ہزار مکان سیلاب میں بہہ گئے اور لاکھوں افراد بے گھر ہو گئے ہیں تاہم صوبہ کے کسی حصہ سے کسی موت کی اطلاع نہیں ملی۔

راولپنڈی۔ ۵ ستمبر۔ صدر ایوب خان نے مشرقی پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریوں پر اظہار تشویش کیا ہے اور سیلاب زدہ لوگوں کو یقین دلایا ہے کہ حکومت ان کی مصیبتیں کم کرنے کے لئے ہر ممکن امداد دے گی۔

صدر نے مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر عبد المنعم خان کو ایک پیغام ارسال کیا ہے جس میں صدر نے مشرقی حصہ میں سیلاب سے ہونے والی تباہی پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ صدر نے کہا کہ سیلاب سے ہونے والے مالی نقصانات اور مشرقی پاکستان کے لوگوں کے مصائب کا سن کر مجھے بڑا دکھ ہوا ہے یہ بڑی المناک بات ہے کہ مشرقی پاکستان اس سال دوبارہ خوفناک سیلاب کی لپیٹ میں آگیا ہے۔

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارہویں کلاس (پری میڈیکل ۔ پری انجینئرنگ اور آرٹس) میں داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ ۱۵ ستمبر سے مزید دس روز تک جاری رہے گا۔ انٹرویو کے وقت جو روزانہ صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوتا ہے۔ والد یا سرپرست کا ہمراہ آنا ضروری ہے۔

(پرنسپل)

درخواست دعا

خاکسار کا بچہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے احباب از راہ کرم اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

چوہدری محمد اسمٰعیل
اڈہ انچارج طارق لبس ربوہ

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۶